ھر اپردیش کے متعدد مسلم اور غیر مسلم اخبارات جو فرقہ وارانہ رجحانات اور اُن کی تباہ کاریوں کے خلاف
شہ صدائے احتجاج بلند کرتے رہے تھے ان کو سیاہ فہرست میں شامل کرکے حکومت کا معتوب قرار دیا گیا ہو
اب تازہ اطلاع ہے کہ مسلمانوں کی سب سے بڑی قوم پرور جماعت یعنی جمعیۃ علماء ہند کے ترجمان روزنامہ الجمعیۃ
چیف ایڈیٹر اور پبلشر پر بھی تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۳ (الف) کے ماتحت مقدمہ دائر کر دیا گیا ہے ۔
یا ۔ (شاعر سے معذرت کے ساتھ)

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہوتے ہیں گرفتار   وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

مذکورہ بالا دفعہ کا مفاد ہے مختلف فرقوں میں منافرت پیدا کرنا! لیکن سوال یہ ہے کہ ایک فرقہ
وسرے فرقہ کے ساتھ مسلسل جارحانہ کارروائیاں کر رہا ہے جس نے ملک و قوم کی سالمیت کے لئے خطرہ
پیدا کر دیا ہے اور حکومت کے عمال اور نظم و آئین کے ذمہ دار اصحاب اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے میں غفلت،
بے توجہی اور فرض ناشناسی کا ارتکاب کر رہے ہیں ' اب اس حالت میں پریس کا فرض کیا ہے؟ کیا
سے ان چیزوں کا ذکر محض اس خوف سے نہیں کرنا چاہیئے کہ ان واقعات کی اشاعت اور اُن پر تبصرہ سے
ملک بدنام ہوتا ہے حکومت اپنوں اور غیروں کی نظر میں گر جاتی ہے ۔ یا پریس کا فرض ہے کہ جذبہ خیر خواہی
و خیر سگالی کے ساتھ جو ظلم ہے اسے ظلم کہے ' رائے عامہ کو اس کے خلاف بیدار کرے، حکومت اور اس
کے ارکان کو اُن کی بے عنوانیوں اور غفلت کوشیوں پر متنبہ کرے اگر کسی مرض کا اخفا نہ مریض کے حق میں مفید
ہو سکتا ہے اور نہ ڈاکٹر اور طبیب کے حق میں تو اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ غفلت اور فرض ناشناسی
ظلم اور ناانصافی جہاں کہیں ہو اور جس کی طرف سے ہو اس کا اظہار اور اس پر احتجاج ہر ملک اور ہر قوم
کی زندہ صحافت کا اولین فرض ہونا چاہیئے ۔ خصوصًا وہ ملک جہاں سیکولرزم اور جمہوریت کا دور دورہ
ہو اور جس کی بنیاد ہی عوامی فلاح و بہبود پر ہو ۔ بہرحال ظلم کو طشت از بام کرنا اور اس پر پُر زور ۔ مؤثر
اور ولولہ انگیز احتجاج کرنا نہ صرف یہ کہ قومی منافرت پھیلانے کے حدود میں داخل نہیں اور اس بنا پر جرم نہیں
بلکہ ہر ملک کی صالح ۔ زندہ اور بے غرض صحافت کا فرض ہے اور اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی ملک
اور قوم کے ساتھ غداری اور خیانت کے ہم معنیٰ ہے ۔ سچا دوست وہ ہے جو اپنے دوست کو اس کی غلطیوں
پر ٹوکے اور اس کو اُن سے باز رکھنے کی کوشش کرے نہ کہ وہ جو ان غلطیوں کی تاویل اور اُن پر دوست